السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سردی کے دنوں میں ہاتھ پاؤں اورچہرے کی خشکی دور کرنے کےلئے تیل یا کریم وغیرہ استعمال کی جاتی ہے، آیا وضو کرتے وقت صابن وغیرہ سے اس کے اثرات دور کرنا ضروری ہیں، اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

وضوء کرتے وقت ہاتھ، منہ اورپاؤں کا دھونا ضروری ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’اے ایمان والو!جب تم نماز کےلئے اٹھوتو اپنے چہرے اورہاتھوں کو کہنیوں تک دھولیا کرو،اپنے سر پر مسح اوراپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو۔‘‘[1]

اس آیت کریمہ کا تقاضا ہے کہ وضوء کےلئے جن اعضاء کا دھونا ضروری ہے، ان سے ہر اس چیز کا ازالہ کرنا ضروری ہے جو پانی کو ان تک پہنچنے کےلئے رکاوٹ کا باعث ہو،کیونکہ اس کے باقی رہنے سے اعضاء وضو دھل نہیں سکیں گے، اس بناء پر اگر اعضاء وضو پر تیل یا کریم وغیرہ لگی ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں:

تیل یا کریم وغیرہ جامد ہو، اس کے لگانے سے ایک مستقل تہہ بن جائے، اس صورت میں اس تیل یا کریم کا ازالہ ضروری ہے یعنی اسے صابن وغیرہ سے دھویا جائے پھر وضو کیا جائے تاکہ اعضاء وضوء تک پانی پہنچ سکے، ان کے باقی رہنے کی صورت میں پانی جسم تک نہیں پہنچے گا اور طہارت حاصل نہ ہوسکے گی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ تیل سیال ہے یا کریم لگانے سے بھی اس کی تہہ نہیں بنتی بلکہ وہ سیال شکل اختیار کرلیتی ہے۔ اس صورت میں اعضاء وضو کو پانی سے دھونے کے بعد ان پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لیا جائے تاکہ تمام اعضاء پانی سے تر ہوجائیں اور کوئی جگہ بھی خشک نہ رہے۔

درج بالا وضاحت کے پیش نظر ہم کہتے ہیں کہ اگر تیل یا کریم سیال ہے تو صابن استعمال کئے بغیر وضو کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ اس میں یہ احتیاط کرلی جائے کہ اعضاء وضوء کو دھوتے وقت انہیں اچھی طرح مل لیا جائے تاکہ پانی اوپر سے پھسل کر نہ گزر جائے، اس طرح اعضاء خشک نہ رہ جائیں اور اگر کوئی تہہ دار چیز استعمال کی ہے تو وضو سے قبل اس کا ازالہ ضروری ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] المائدة:٦۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:54

محدث فتویٰ